قیمت سالانہ ؎

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر جلد ۴۶ - ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے - ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۱۸ء - نمبر ۳۰

گلدستہ اخبار

۲۰ جولائی کی خبر ہے کہ روس کے شہر ماسکو میں ۲۲۴ معلومہ اور ۴۹ مشتبہ واردات ہیضے کی واقع ہوئیں اور پیٹروگراڈ میں ۱۲۰ واردات ہوئیں۔

فرانس میں اتحادی اور اٹلی میں اطالوی اور اتحادی فوجیں برابر پیشقدمی کرتی جا رہی ہیں۔

جرمن اب فرانس میں برابر پیچھے کو ہٹتا جا رہا ہے۔ جنگ کا انجام اب نظر آنے لگا ہے آگے خدا جانے

۱۸ جولائی سے لیکر اب تک فرانس میں جرمن کے ۲۰ ہزار آدمی اور ۴۰۰ توپیں گرفتار ہو چکی ہیں۔

دابروجا کے مستقبل کے بارے میں بلغاریہ اور ٹرکی کے درمیان تنازعہ برابر جاری ہے۔

امریکہ کے سابق پریزیڈنٹ مسٹر روزویلٹ کا بیٹا میدان جنگ میں کام آگیا ہے۔ پریزیڈنٹ ولسن نے اسے ہمدردی کا پیغام بھیجا۔

نئے قرضہ جنگ کے متعلق ۲۰ جولائی تک کل ۰۰۰،۸۵۹۹،۲۰ روپیہ داخل ہو چکا ہے۔

تازہ ترین خبر ہے کہ تبت نے چین سے بغاوت کر لی ہے۔

لندن سے ۱۹ جولائی کی خبر ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ اگلے ہفتہ ویلز کو جانے والے ہیں۔ تاکہ فریڈم آف کارڈف کا خطاب حاصل کریں۔

دھاریوال کے گرم کپڑے کے کارخانہ نے دوسرے قرضہ جنگ میں دس لاکھ روپیہ قرضہ دیا۔

۳ جون سے ۷ جولائی تک دہلی میں [illegible] اور پوسٹ آفس کیش سرٹیفکیٹس کی فروختگی سے ۲،۴۲۱،۰۰۰ روپیہ وصول ہوا۔

۴۰ ہزار زیکوسلاوکوں نے سمارا اور ارکٹسک کے درمیان کی ریلوے پر قبضہ کر لیا ہے اور اب مشرق کیجانب بڑھ رہے ہیں۔

۱۲-۱۴ ہزار زیکوسلاوک جو ولاڈیووسٹوک میں ہیں خبروسک پر بولشویکوں سے جنگ کر رہے ہیں۔

خبروسک کو فتح کر کے وہ چائینز ایسٹرن ریلوے کے ساتھ ساتھ جائیں گے اور وہ بڑھتے ہیں تاکہ ان زیکوسلاوکوں کے ساتھ مل جائیں جو ارکٹسک سے آ رہے ہیں۔

خبروسک اور ارکٹسک کے درمیان ۲۷،۰۰۰ ہزار بولشویکوں۔ گماروں اور رہا شدہ قیدیوں کی بڑی جمعیت پڑی ہوئی ہے

تار برقیات

مغربی محاذ پر دشمن کی پسپائی۔

لنڈن ۲۳ جولائی۔ کل سہپہر کو جو مغربی محاذ پر جنگ ہوئی تھی اُس کی تازہ ترین رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود سخت مخالفت کے فرانسیسی بہت سی جگہوں پر بڑھ گئے ہیں اور دو جگہوں پر وہ دریائے مارن سے عبور کر گئے ہیں۔ اتوار کو جو جنگ ہوئی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرانسیسیوں نے دریائے آئسن اور مارن کے درمیان ایک ہزار آدمی پکڑ لئے جبکہ برٹش نے ۳۵۰ آدمی پکڑے اور مارنو کے گرد چار توپیں لے لیں۔ جرمن جب دریائے مارن کے جنوب سے رجعت کر رہے تھے تو انہوں نے ۴۵ توپیں چھوڑ دیں جن سے اتحادی بالمقابل جارحانہ حملہ میں کل گرفتار شدہ توپوں کی تعداد ۴۵۰ تک ہو گئی۔ رائمز کے مشرق میں دشمن کے کئی ایک حملے پسپا کر دیئے گئے۔ ماسوائے پیرتھس کے جہاں دشمن نے تھوڑی سی زمین لے لی فرانسیسیوں نے سیپس اور راسجز کے درمیان اپنے پرانے خط پر از سر نو قبضہ کر لیا۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ دریائے مارن کے شمال میں دشمن نے دریائے اورق اور مارن کے زاویہ میں اور زیادہ پسپائی کی تیاری کرتے ہوئے سامان جنگ اور دیگر اشیاء کے ذخائر میں آگ لگا دی۔

انہیں یہ چیزیں لیجانے کا موقع نہ ملا۔

دشمن کے مورچہ کے گرد بڑی بھاری جنگ ہے۔ شکستہ زمین بلا کسی قسم کی سڑکوں کے اور سیدیوں کے جو خاطر خواہ استعمال کی جا سکتی ہیں ہمارے دباؤ کے نیچے بلحاظ زیادہ مشکل ہوتے جا رہے ہیں۔

امریکن دریائے مارن سے عبور کر گئے

لنڈن ۲۳ جولائی کا ایک امریکن مراسلہ مظہر ہے کہ ہم۔۔ فرانسیسیوں کے ساتھ ملکر جنگ کرتے ہوئے آگے بڑھ گئے اور دریائے اورق اور کلیجن کے درمیان سائیمن بشیتو تقیری سے عبور کر گئے اور بوآلپلڈس اور شارٹیویس کی سڑک تک پہنچ گئے۔ ہم دریائے مارن سے پار ہو گئے ہیں اور اُن شہروں پر قبضہ کر لیا ہے جن کی حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمن ان کو بڑی عجلت میں چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

امریکہ چین کو قرض دینے پر تیار ہے۔

لنڈن ۲۴ جولائی۔ واشنگٹن گورنمنٹ چین کو امریکن بنکوں سے قرضہ دینے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ بشرطیکہ چین تمام غیر وصول شدہ قرضوں کو منسوخ کر دے۔ اور تمام قرضوں میں برٹش۔ فرنچ۔ اور جاپانی بنکوں کو اشتراک دے۔ اس قرضہ کی تفصیل تا حال مکمل نہیں ہوئی مگر سمجھا جاتا ہے کہ ۔۔۔۔۔۔ ۵ ڈالر کا قرضہ ہوگا۔

ایک روسی مراسلہ مظہر ہے کہ روس کے انقلاب پسند لوگوں نے معزول شدہ روسی بادشاہ کو گولی سے مار ڈالا ہے۔

اس کی بیوی اور بیٹے کو کسی محفوظ جگہ بھیج دیا ہے۔

سائبیریا میں جمہوری سلطنت کی فوج نے خلاف پارٹی سوویت سے شہر بیرسک لے لیا سوویت فوج پیچھے ہٹ رہی ہے۔

لیٹل انڈیا

اس نام کا ایک مسیحی مدرسہ حال ہی میں الہ آباد میں پادری جے سی میتھیز ایم۔ اے سپرنٹنڈنٹ کے زیر اہتمام کھولا گیا ہے۔ جس کے وارڈن مسٹر ای ایچ لکنہ بی۔ اے۔ ایل ٹی ہیں۔ جمنا پرائمری اور ہائی سکول میں مسیحی طلباء کے لئے ایک ہوسٹل۔ بڑے لڑکوں کے لئے بوائے سکاؤٹ کی ایک جماعت ہے چھوٹے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے کنڈر گارٹن کلاسیں ایک امریکن لیڈی کے زیر اہتمام ہیں۔ ایک سند یافتہ ڈاکٹر میم صاحبہ ہوسٹل میں لڑکوں کے علاج معالجہ کے لئے رہتی ہیں۔ زمین کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لڑکوں کو الگ الگ دیئے جاتے ہیں تاکہ باغ کا کام بھی سیکھیں اس کے ذریعہ اور کچھ اور وسیلوں سے لڑکے اپنی پاکٹ منی (جیب خرچ) پیدا کرتے ہیں اور یوں روپیہ کی قدر کرنا سیکھتے ہیں ہوسٹل کے انتظام کے صلاحکاروں میں پروفیسر جے۔ ڈی طالب الدین گورنمنٹ ٹریننگ کالج اور پروفیسر سی۔ ڈی ٹامسن ایوینگ کرسچن کالج شامل ہیں۔ صرف ہوسٹل کے لڑکوں کے لئے ایک بہت بڑا میدان کھیل کود کے واسطے ہے۔ ہر ایک لڑکے کو تیرنا سکھانے کی کوشش کیجاتی ہے مسیحی طلباء کے لئے بائیبل کلاس کا انتظام علیحدہ کیا گیا ہے سٹڈی کا اچھا بندوبست ہے فیس معقول ہے سپرنٹنڈنٹ صاحب کی بڑی آرزو ہے کہ لڑکوں کے والدین یا رشتہ دار اور تمام صاحبان جو لٹل انڈیا سے دلچسپی رکھتے ہیں جب وہ الہ آباد آئیں تو یہاں تشریف لا کر ہوسٹل ملاحظہ فرمائیں جمعہ کا دن ۴ سے ۶ بجے تک ملاقات کے لئے مخصوص ہے۔ مفصل حالات سپرنٹنڈنٹ صاحب سے دریافت کیجئے۔

۲۵ جولائی کو یہاں خاصی لڑائی ہوئی



ایڈیٹوریل نوٹس

مسیحیت کے عالمگیر اور آخری مذہب ہونے کی وجوہات

مسیحی مذہب ہی دنیا میں ایسا واحد مذہب ہے جو دنیا کا آخری اور عالمگیر مذہب ہونے کے بنیادی وجوہات اور اصول اپنے اندر رکھتا ہے جو کسی اور مذہب میں پائے نہیں جاتے۔ یہاں ہم اُن میں سے بعض امور کا اختصاراً ذکر کرتے ہیں (۱) صرف مسیحی مذہب ہی وہ مذہب ہے جس میں بنی نوع انسان کی عالمگیر اخوت کی تعلیم اور عرفان پایا جاتا ہے۔ اور اسی اصول پر ہر مذہب اور فرقہ اور قوم کے افراد کے ساتھ ہمدردی اور مساوی برتاؤ کے عمل پر چل کی جاتی ہے (۲) اسی میں تمام نسل۔ قومی اور دیگر ایسے امتیازات کی حدود اور تفرقے کا فقدان جائز رکھا جاتا اور اُس پر اعتراض کیا جاتا ہے جو ابنائے جنس کی عالمگیری اور اخوت کے نہ صرف منافی ہی ہیں۔ بلکہ مضر بھی ثابت ہو چکے ہیں (۳) یہی وہ مذہب ہے جس میں عبادت الٰہی کے لئے عام اور قابل عمل اصول موجود ہیں اور کسی خاص طریقہ اور دیگر پابندیوں کے ساتھ کسی مکان یا زمان کی ضرورت اور لزومیت پائی نہیں جاتی۔ (۴) مسیحی مذہب کا بانی اور استحکام دہندہ خداوند اور مالک۔ مسیح انسانی قوم یا گروہ کا فرزند نہیں۔ بلکہ خدا کا بیٹا ہے (۵) اسی مذہب کی مقدس کتاب انسانی اخلاقی اور روحانی ضروریات کو رفع کرنے کے لئے انسان کی تمام زبانوں میں ترجمہ ہونے کی قابلیت رکھتی ہے اور ترجمہ بھی ہو چکی ہے اور ترجمہ ہوتی چلی جا رہی ہے (۶) اور یہی وہ کتاب ہے جو انسان کی اخلاقی اور روحانی معیار۔ اور ایمان وعمل کا کافی دستور العمل ہے (۷) مسیحی مذہب میں خدا کا نہایت ہی اعلیٰ اور جامع اور مکمل تصور اور تعلیم پائی جاتی ہے (۸) اسی مذہب میں انسانی خصلت کا اعلےٰ معراج اور نمونہ موجود ہے (۹) مسیحی مذہب ہی دنیا کے سامنے نجات کی ممکن اور بہترین اور مفید اور آسان تعلیم اور طریقہ پیش کرتا ہے جو کسی اور مذہب میں نہیں ملتے (۱۰) مسیحیت ہی میں ہر زمانہ کے عالموں اور بزرگوں کے ذاتی تجربات کا بیرق ملتا ہے اور وہی اُن کے تجربات اور باطنی امتیاز سے تصدیق پا چکا ہے (۱۱) مسیحی مذہب دنیا کے بین الاقوامی قانون۔ علم وفضل اور اخلاقیات پر پورا پورا تفوق اور بلند پایگی رکھتا ہے (۱۲) مسیحی مذہب اپنے مقاصد۔ احکام۔ وعدوں۔ اور اپنے طریقوں میں ایسا صاف نرم۔ پختہ اور سادہ ہے کہ دنیا کا عالمگیر مذہب ہونیکا حق اسی کا ہے۔

چینی بشارتی مہم کے نظارے

موسم سرما ورمضان میں مسٹر ایف۔ این۔ جڈی برکین اور دیگر صاحبان کی کانفرنس میں مسلسل میٹنگیں لیتے رہے۔ اور ان تمام چودہ شہروں میں شخص بشارتی کام پر برابر زور دیتے رہے اس کام سے ان تمام مرکزوں پر بڑی بڑی برکتیں نازل ہوتی رہیں۔ مشنری اور پاسٹر صاحبان اور دیگر شرکائے کلیسیا شخصی کام میں زیادہ مشغولیت کے لئے جگائے گئے۔

ان میٹنگوں کی تیاری میں جو مسٹر ایڈی کی زیر صدارت ہوتی ہیں۔ خاص کام یہ تھا کہ مسیحیوں کے ناموں کی فہرست مرتب کیجائے جو اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو مسیح کے لئے جیتنے کی کوشش کریں۔ ان میٹنگوں میں صرف وہی مسیحی داخل ہو سکتا تھا جو اپنے ساتھ کسی نہ کسی غیر مسیحی کو لاتا اور اس بات کی ذمہ داری لیتا کہ وہ حتی المقدور اس کو مسیح کے لئے جیتنے کی کوشش کریگا۔

ہندوستان میں کس بات کی ضرورت ہے؟

اور ایسا ہی تمہارے شہر میں بھی؟

تین سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ جب بشارتی مہم میں ڈاکٹر ایڈی نے بھی حصہ لیا تھا وہ مسیحیت کو ہر عزیز بنانے اور لوگوں کو مسیحی مذہب کا مطالعہ کرنے کے لئے اُن کا نام درج رجسٹر کرنے کی غرض سے تھی۔ ان مذہبی تلاش کنندگان میں سے بہتوں کو مسیحی بنانا کلیسیا کا خاص کام تھا۔ مگر اس سال ہم اس نقطہ سے بہت ہی آگے بڑھ گئے ہیں۔ کیونکہ اب فیصلہ یہ ہے کہ لوگ یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند قبول کریں۔ اور کلیسیا کا یہ فرض ہے کہ اُن کی نگہبانی اور پرورش کرے لاے یجیگا (؟)

کرائسٹ دی ہرٹ آف دی کرسچن ریلیجن

ہم اپنے ناظرین کی توجہ کو اس نام کے نہایت عمدہ ٹریکٹ کی طرف پھیرتے ہیں جو پادری جے۔ ٹی۔ کیمبل صاحب ڈی ڈی نے تصنیف کیا ہے۔ یہ ٹریکٹ بشارتی کمیٹی کی سفارش پر تیار کیا گیا تھا۔ مگر غلطی سے ہماری اشاعت کی فہرست میں اس کا ذکر نہ ہو سکا۔ جن صاحبان کی رائیں بڑی مستند تصور کیجاتی ہیں اُنہوں نے اس ٹریکٹ کی بڑی تعریف کی ہے۔ ایک

صاحب کی رائے یہ ہے: "ان امور کے ساتھ ساتھ سادہ بیان۔ معاصی ترکیب اور اس کی قدر و قیمت۔ رسوم و رسوم اُس کی قیمت۔ شریعت اور اس کی قدر و قیمت اور مسیح جو اس کا مرکز ہے۔ جائے تشکیک۔ گناہ کے احساس کی ضرورت۔ مذہب کی دو صورتیں یعنی ایمان کا وسیلہ اور عمل کا ذریعہ۔ کفارہ کی قدر و قیمت۔ زندگی کا نیا پن۔ محبت اور تابعداری۔ یہ خاکہ بہت بڑا ہے اور ضرورت ہے کہ اس پر بار ہا غور و فکر کیا جائے۔" یہ ٹریکٹ انگریزی اور ہندی میں ہے۔ اور نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی الہ آباد سے مل سکتا ہے۔ اور بشارتی کام کی تیاری میں مسیحیوں کی بائبل کلاسوں کے لئے یہ ٹریکٹ مفید ہے۔

(اے۔ جی۔ میگاؤ)

حبرون کی مختصر تاریخ

حبرون کی بابت بائبل میں جو کچھ درج ہے وہ بائبل کے مطالعین سے مخفی نہیں ہے۔ یہاں اُس کا ذکر کرنا باعث طوالت ہوگا۔ مگر جدید ترین تاریخ کے بارے میں چند الفاظ لکھ کر وہاں کی بعض یادگار مقامات کا ذکر کریں گے۔ بابل کی اسیری کے بعد رجعام نے اس کو قلعہ بند سر نو آباد کیا تھا قبل از مسیح ۱۶۵ برس یہوداہ مکابیس نے ادومیوں سے اس کو پھر واپس لیا یوسیفس مورخ نے اس کو ادومی شہر بتایا ہے۔ رومیوں نے اس کو برباد کر دیا تھا۔ مگر بعد ازاں مسلمانوں نے اس کو بہت کچھ اصلی شان پر بحال کر دیا۔ کچھ تو تجارت اور بیوپار کے ذریعہ سے اور کچھ وہاں کے مقدس مقامات کو جن کا تعلق ابراہیم اور اس کے خاندان کے ساتھ تھا از سر نو تعمیر کر کے رونق بخش دی۔ کیونکہ یہودی جس طرح اُس کی عزت اور توقیر کرتے ہیں ویسے ہی مسلمان اُس کو مانتے ہیں۔ اور جیسا بائبل میں اسکو خلیل اللہ کہا گیا ہے ویسے ہی قرآن میں مخاطب کیا گیا ہے۔ بعدہٗ بارھویں صدی کے شروع میں اس شہر کو صلیبی جنگ والوں نے پھر مسلمانوں سے لے لیا تھا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ تک یہ ویران پڑا رہا۔ لیکن پھر تعمیر کیا گیا اور ۱۱۶۷ء میں ایک لاطینی بشپ کا صدر مقام بنایا گیا تھا ۱۱۸۷ء میں صلاح الدین کے ماتحت پھر مسلمانوں کے ہاتھ آ گیا۔ تب سے انہیں کے قبضہ میں رہا۔ تا وقتیکہ اس جنگ میں گذشتہ دنوں میں ہماری سرکار دولتمدار کے زیر نگیں آ گیا ہے۔

حبرون کی بڑی مسجد

اس شہر کے یادگار مقامات میں سے وہ بڑی مسجد ہے جو مکفیلہ کی غار پر بنی ہوئی ہے۔ جس کو ابرہام نے اپنی بیوی سارہ کی وفات پر عفرون حتی سے خریدا تھا یہ مسجد بڑی مضبوط بنی ہوئی ہے۔ طول اس کا ۲۰۰ اور عرض ۱۱۵ فٹ ہے۔ اور اس کی چار دیواری جس میں کوئی روشندان نہیں ہے پچاس فٹ بلند ہے۔ دیواروں کی موٹائی آٹھ فٹ ہے۔ اور اُن کے نچلے حصہ کے پتھر آٹھ فٹ طول اور پانچ فٹ ارتفاع میں ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اس عمارت کے بعض حصے ہیرودیس اعظم کے بنے ہوئے ہیں۔ بلکہ عبرانیوں کے زمانہ کے بنے ہوئے خیال کئے جاتے ہیں۔ اس مسجد کے نیچے مکفیلہ کی غار میں ابرہام اور اس کی بیوی سارہ کے اضحاق اور ربقہ کے۔ یعقوب اور لیاہ کے مقدس اجسام مدفون خیال کئے جاتے ہیں۔ مسلم روایت ہے کہ یوسف کی لاش بھی یہاں مدفون ہے۔ ان کا خیال ہے کہ پہلے یوسف سکم میں دفن کیا گیا تھا۔ مگر بعد ازاں وہاں سے اُس کی لاش نکال اور یہاں پر لا کر دفن کی گئی۔

یہ بھی یقین کیا جاتا ہے کہ جو مقبرے وہاں پر بنے ہوئے ہیں وہ عین انہیں جگہوں پر ہیں جہاں ان مقدسوں کی لاشیں دفن ہیں۔ ان مقبروں میں چاندی کے لیمپ اور شتر مرغ کے انڈوں کے خول بڑی خوبصورتی کے ساتھ آویزاں ہیں۔ اور قرآن کی نقلیں ان پر بڑی خوشنمائی سے کی ہوئی ہیں۔ سبز اور سرخ ریشم کی دریاں اور فرش لگے ہوئے ہیں۔ جن پر طلائی مینا کاری اور چکن دوزی کا کام نکالا ہوا ہے۔ مگر جہاں ان بزرگوں کے جسم گڑے ہوئے ہیں وہاں کسی غیر مسلم کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ مزار سے دوسرے ہیں۔ اور ہر حصہ میں علیحدہ علیحدہ سوراخ ہیں۔ مسجد کے فرش میں ایک سوراخ ہے جس میں سے مکفیلہ کے مغارے کا دیدار کرایا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کوئی ایسا زمانہ نہیں گذرا جس میں یہ مقامات ایسے شخص یا قوم کے ہاتھوں میں پڑے ہوں جو ان مقامات کی حرمت نہ کرتی ہو۔

ابرہام کا بلوط

حبرون کے قابل دید اشیاء میں سے ایک بلوط کا درخت ہے۔

جو "ابرہام کا بلوط" یا "ممرے کا بلوط" کہلاتا ہے۔ یہ بلوط کا درخت ممرے کی وادی کے اور ان تاکستانوں کے درمیان ہے جو شہر کے شمال مغرب کو قریب ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ وہ بلوط ہے جس کے نیچے ابرہام نے لوط سے علیحدہ ہونے کے بعد خیمہ لگایا تھا۔ اور جہاں فرشتے اُس کے پاس اس وقت آئے تھے جبکہ وہ دن کو گرمی کے وقت اپنے خیمہ کے دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا؟ اور جہاں اُس نے اور اس کی بیوی اور اُس کے خادموں نے اُن کی مہمانی کی تھی۔ یہ درخت در اصل بڑا شاندار اور ملک کے درختوں میں سب سے بڑا ہے۔ اُس کے تنے کا محیط زمین سے چھ فٹ اوپر ۳۰ فٹ کا ہے



اور ۹۰ فیٹ کی بلندی پر جاکر اُس کی چار بڑی بڑی شاخیں پھوٹی ہوئی ہیں۔ یہ درخت جھکا ہوا ہے اور اُس کا تنہ پژمردہ ہے اور بوسیدہ ہوتا جاتا ہے۔ اور تاکہ یہ درخت اور زیادہ مدت تک زندہ رہے اُس کے گرد کئی فیٹ گہرا نیا خاک ہی میں نایا گیا ہے۔ اور ایک پتھر کی دیوار سے اُس کی بنیاد بندی ہو گئی ہے۔ علاوہ اُس کے گرد لوہے کا جنگلا لگایا گیا ہے۔ اور جب تک وہاں کا پجاری شک (راہب) فیس لیکر کسی کو جانے نہ دے۔ تب تک کسی کو وہاں جانے کی اجازت نہیں ملتی۔ اس راہب کے پاس اس جنگلے کی چابی ہے۔ اور وہ پاس ہی ایک روسی حجرے میں رہتا ہے۔ یہ درخت اور اُس کے چاروں طرف کی بیس ایکڑ زمین روسی گورنمنٹ کے تحت میں ہے۔ اسی زمین پر ایک دو منزلہ عمارت بنی ہوئی ہے۔ اور یہ روسی راہب خانہ ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے یونانی کلیسیا کے جو مسیحی حبرون کی زیارت کے لئے آیا کرتے اُن کو یہاں پر مفت ٹکنے کی اجازت ہوتی ہے۔ اس راہب خانہ کے عقب میں پہاڑی کے اوپر ایک مینار ہے جس پر سے بحر قلزم تک کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ ممرے کا بلوط یا ابرہام کا بلوط واقعی بڑا پرانا درخت ہے۔ مگر بعض کی رائے ہے کہ یہ وہ بلوط نہیں ہے جس کے نیچے چار ہزار برس گذرے کہ اس بزرگ نے اپنے آسمانی مہمانوں کی مہمانی کی تھی۔ مگر پھر بھی وہ اسی قسم کا درخت ہے جس کے نیچے یہ معزز ہی خیمہ زن تھا۔

چودھریوں کی کنونشن ناظرین کو بخوبی معلوم ہوگا کہ خداوند مسیح نے ایک موقعہ پر اپنے معترضین کو جواب دیا تھا کہ اگر یہ چپ رہیں تو پتھر چلا اُٹھینگے۔ اگر ہم اس قول کو اپنے حسب حال ذرا ان الفاظ میں کہیں کہ اگر تعلیمیافتہ چپ رہیں تو گاؤں کے مسیحی چلا اُٹھینگے۔ تعلیمیافتہ مسیحی تو کلیسیائی سلف گورنمنٹ ترجیح لیں گے سو لیں گے۔ مگر حالات ہمیں اسبات کا یقین دلاتے ہیں۔ دیہات کے غریب اور بے علم مگر سیچے اور پُرمحبت ہندوستانی مسیحی ضرور اس میدان میں بازی جیت لیں گے۔ اس امر کا ثبوت دیہاتی مسیحی کلیسیاؤں کے درمیان چودھری سسٹم ہے جو دن بدن پھولتا پھلتا جاتا ہے اور ہم اُسے دیکھکر خوش ہو رہے ہیں اور خدا کی حمد و شکر گزاری کرتے ہیں کہ وہ شیر خواروں کے منہ سے حمد کو کامل کرواتا ہے۔ ہمارے ناظرین نے ٹھیمن آباد کے چودھریوں اور جالندھر کے علاقہ کے اور دیگر علاقہ کے چودھریوں کے قابل تحسین کارناموں کا مختصر حال ان کالموں میں پڑھا ہی ہوگا۔ آج ہم انڈین وٹنس میں سے ایم۔ ای مشن کے متعلق حصار ڈسٹرکٹ کی ان چودھریوں کی کنونشن کا مختصر ذکر کرتے ہیں۔ جو ۶ جون ۱۹۱۸ء کو بدھلاڈا نامی گاؤں میں فراہم ہوئی تھی۔ اس کنونشن میں ۱۰۰ چودھری۔ گرد و نواح کے متفرق دیہات میں سے ۶۰ مسیحی ۲۴ مشن کے کارندے اور ڈسٹرکٹ (۸۰) ہزار کے غریب اور امیر غیر مسیحی حاضر تھے۔ کل جماعت کی حاضری ۳۰۰ اور ۴۰۰ کے درمیان تھی۔ ایک بڑے شامیانہ میں دن میں جلسے ہوتے رہتے تھے۔ بڑے بڑے جوشیلے اور عالم لیڈران جلسہ پلیٹ فارم پر سے پیغام سناتے اور موثرانہ اور مطفیہ تقریر کرتے تھے۔ وہاں کے ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پادری جیمس لیان صاحب صدر جلسہ تھے۔ حاضرین جلسہ بڑی سرگرمی اور اصلی جوش کے ساتھ شریک جلسہ ہوتے رہے۔ اتوار کی شام کو چندہ ہوا۔ کل چندہ ۳۸ روپیہ ۱۰ آنہ ہوا۔ اور ۶ آنہ اسی چندہ ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ نے دیا۔ کل میزان ۷۷ روپیہ ۴ آنہ تھا۔ چندہ دینے کے علاوہ تمام چودھریوں نے اپنے اپنے آنے جانے کا اور دیگر خرچ اپنی اپنی جیبوں سے کیا۔ کل جلسہ بڑا بابرکت اور پُر امید اور حوصلہ افزا رہا۔

اتوار کی شام کے جلسہ میں ایک چودھری نے جسکو افیون کھانے کی عادت تھی علانیہ اپنی افیون کی ڈبیہ میز پر رکھدی اور اقرار کیا کہ اپنے منجی یسوع مسیح کے نام سے آج ہی سے میں افیون چھوڑتا ہوں۔ بہت سے اور چودھریوں نے جو پہلے گوروناٹک جی کے پیرو تھے یہ کہتے ہوئے تنباکو چھوڑ دیں کہ ہم نے ناٹک سے پانے کی حتی الوسع کوشش کی مگر ناکام رہے۔ اب جب سے کہ ہم مسیح یسوع کے پاس آ گئے ہیں تب سے ہمیں پورا اطمینان ہو گیا ہے کہ ہم بچ گئے ہیں اور اوروں کو بچانے کی کوشش کرینگے۔ اور بہتوں نے کہا جب سے کہ ہم مسیحی ہو گئے ہیں تب سے ہم بالکل بدل گئے ہیں۔ چودھریوں کے سوائے اور بہتوں نے اپنی کمزوریوں اور ناکامیوں کا قائلیت کے ساتھ اظہار کیا اور اُن کو مسیح کے قدموں پاس لاکر پھینک دیا۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اس چودھری سسٹم پر اور اس کی تمام کارروائی پر جہاں جہاں وہ ہیں اپنے روح پاک کی برکت انڈیلے اور ہر طرح سے کامیاب اور برومند کرے۔

خود انکاری اور جان نثاری کی ایک عمدہ مثال سابق سرہنری ڈیوس جو کسی وقت ہندوستان کے ڈپٹی صوبجات میں سے ایک صوبہ کا گورنر رہ چکا ہے اُس کی سب سے چھوٹی بیٹی مس میری ڈیوس نے ایک بڑا دلیرانہ کام کیا ہے۔ یہ مس صاحبہ بڑی ماہر گیسٹ دووا سانا ہے۔ اور جو لوگ وحشیانہ جرمن زہریلی گیاس کے اثر سے ہلاک ہوتے رہے ہیں اُنکی طرف اُس نے

بڑی توجہ سے ذکر کیا ہے۔ امریکن ہسپتال کے ڈاکٹر ٹیلر نے اس مہلک گیس کا ایک تریاق دریافت اور ایجاد کیا ہے۔ مگر ابھی تک اس کے تیر بہدف ہونے میں شک تھا۔ پس برایں نظر ڈاکٹر ٹیلر اپنی اس دوائی کا تجربہ کرے مس ڈیوس نے بڑی کشادہ دلی سے اپنے آپ کو اس زہریلی گیس سے متاثر کر لیا اور ڈاکٹر ٹیلر کو بلا کر کہا کہ اب آپ اپنی دوا کا مجھ پر تجربہ کریں۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف تشریف لائے اور مس صاحب مذکورہ پر اپنا تریاقی جراحی عمل کیا۔ ۲۴ گھنٹے تک بڑی پریشانی رہی۔ مگر ڈاکٹر صاحب کی دوا کارگر ہوگئی۔ اور مس صاحبہ موصوفہ تندرست تو ہوگئیں مگر بہت کمزور رہیں۔ مس صاحبہ موصوفہ نے اپنی اس شجاعت اور جاں نثاری سے اس زہریلی گیس سے متاثر ہو کر سینکڑوں سپاہیوں کی جان کا بچ جانا ممکن کر دیا۔ اور **شہنشاہ معظم** نے مس ڈیوس کی اس دلیرانہ جاں نثاری کی بڑی تعریف اور شکریہ ادا کیا۔ (ریڈ کراس)

جرمنوں کی پسپائی

تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ جرمن پسپا ہو جائیں۔ اور شکست کھا کر اپنی پاداش کو پہونچیں۔ چنانچہ آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر ہیوز نے حال ہی میں شہر کارڈف میں تقریر کرتے ہوئے اور شام کے وقت ایک ضیافت میں یونیورسٹی آف ویلز کے گریجوایٹوں کی شان میں ٹوسٹ تجویز کرنے کے جواب میں کہا کہ جنرل فوش نے جو ضرب لگائی ہے وہ اختتام جنگ کی ابتدا ہے۔ اگر جرمن اب ناکام ہوا تو سمجھو کہ وہ بالکل ناکام ہوگئے۔ بڑی امریکن ریپبلک مات نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی برطانیہ عظمیٰ۔ تاوقتیکہ باشندگان کی مرضی پر کوئی خفیہ تابع نہ آ پڑے۔ ضرورت صرف یہی ہے کہ ہم مستقل طور پر قائم رہیں۔ اور ایسی شرائط صلح مرتب نہ کریں جن سے کہ ڈاکہ ڈالنے والے تازہ حملے پیدا ہو جائیں۔ دو سال کی غیر حاضری کے بعد اس نے ۱۹۱۶ء کی بہ نسبت آج انگلستان کے باشندوں کے اندر جوش پایا۔ وہ ہر روز زیادہ پورے طور پر سمجھے جاتے ہیں۔ کہ روحانی اور مادی طور پر جنگ کے کیا معنی ہے۔ اس لئے ہمارا کام برابر جاری رہے یہ جنگ ممالک محروسہ اور آسٹریلیا کے زندگی اور موت کا معاملہ ہے۔

اتحادیوں کی فتوحات اور پیش قدمی

رائٹر کی تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اتحادی جرمنوں کو دریائے میرن کے جنوبی کنارہ پر پیچھے ہٹا رہے ہیں۔ اور دریائے اُرک کے کنارہ تک پہونچ رہے ہیں۔ دریائے مارن سے جرمن واپس عبور کر کے شمال کی جانب پیچھے کو ہٹ رہے ہیں۔ ۲۰ تاریخ کا فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ ہمارے فتحمند بالمقابل جارحانہ حملہ کا نتیجہ بہت جلد نمودار ہو گیا ہے۔ جرمنوں پر اُن کے لشکر کے بیچ اور دریائے میرن کے جنوب کی سمت بہت سختی کے ساتھ حملہ کیا گیا۔ جس کے سبب سے مجبور ہو کر پیچھے ہٹے اور دریا سے واپس عبور کر گئے جنوبی کنارہ کلیتہً اب ہمارے قبضہ میں ہے۔ دریائے آئیسن اور دریائے میرن کے درمیان فرانسیسی اور امریکن فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور دشمن کو انہوں نے پیچھے ہٹا دیا ہے جو سر توڑ مقابلہ کرتا ہے۔ ہم بیڈیسی اور بریجی تک پہونچ چکے ہیں۔ اور سینٹیری لنزی اور ویسٹ سینٹ المین سے گذر گئے ہیں۔ جنگی قیدیوں اور توپوں کا جو ۱۸ جولائی تک دشمن کی گرفتاری کی گئی ہیں۔ اُن کا شمار ۲۰۰۰۰ اور ۴۰۰ سے زیادہ علی الترتیب ہے ۲۰ جولائی کے ایک برطانوی مراسلہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسکاچ فوجوں نے میٹیرن گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ اپنے تمام مقاصد پر فائز ہو گئیں اور ۳۰۰ سے زیادہ قیدی اور کلدار توپوں کی ایک تعداد گرفتار کر لی۔ اس لڑائی کی آتشباری کے نیچے آسٹریلیائی فوج نے دریائے مارن کے جنوب کی سمت کو اپنی لائن تھوڑی سی آگے بڑھائی۔ ۸۰ قیدی اور دس کلدار توپیں لے لیں۔ ہم نے نینتی جنگل کے قطعہ دائرہ میں بھی پیش قدمی کر کے کچھ آدمی پکڑ لئے۔ کل کی لڑائی کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ قطعہ دائرہ دریائے مارن میں ہماری لائن قریب ۲۰۰۰ گز کے محاذ پر آگے بڑھ گئی ہے۔ اور میٹیرن گاؤں نے بڑی بڑی عمارتوں کے ساتھ ہمارا بڑا بھاری مقابلہ کیا۔ مگر دیگر جگہوں میں بلا کسی قسم کی دقت کے ہم نے اپنے مقاصد سہولت کے ساتھ حاصل کر لئے۔ اور ہم نے ۳۸۴ آدمی بھی پکڑ لئے۔ اور زیادہ جنوب کی جانب ہم نے بیومنٹ ہمیل کے نزدیک ایک یورش کر کے کامیابی حاصل کی۔ اور ایک سخت جنگ کے بعد ہیبٹرن کے جنوب کی طرف ایک میل کے محاذ پر آگے بڑھ گئے سینٹ ونینٹ اور ہیپرس کے گرد و نواح میں دشمن کی گولہ باری ہوتی رہی۔

پادری آر۔ ایم۔ دوغط۔ اور پادری بی۔ بی۔ راستے صاحبان کے مضامین جو انہوں نے دفتر درافشاں میں ارسال فرمائے ہیں وہ حسب گنجائش بتدریج شائع کئے جائینگے۔



(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں۔)

ہندوستان کی آئینی اصلاحات کے مسئلہ پر ہز ایکسیلنسی حضور وائسرائے اور صاحب وزیر ہند کی رپورٹ کا خلاصہ

گذشتہ سے پیوستہ

حکومت ہند

آئینی اصلاحات کا مسئلہ جہاں تک کہ حکومت ہند کے نظام کا تعلق ہے زیادہ پیچیدہ ہے۔ کیونکہ جبتک کہ پورے طور پر تمام صوبوں میں حکومت خود اختیاری قائم نہ ہوجائے اس وقت تک حکومت ہند پارلیمنٹ انگلستان کے نزدیک ذمہ وار ہے اور اس لئے حکومت ہند کے لئے ایسے معاملات میں جنکو وہ امن عامہ اور حفظ عامہ اور عمدہ حکومت کے لئے ضروری خیال کرتی ہے۔ پورے اور کامل اختیارات کا اپنے ہاتھ میں رکھنا لازم ہے۔ اس واسطے جہاں ہر صوبہ کے لئے صرف ایک ایوان (چیمبر) تجویز کیا گیا ہے۔ وہاں حکومت ہند کے لئے دو ایوان (چیمبرز) تجویز کئے گئے ہیں +

امور انتظامیہ کے فیصلے تو جیساکہ موجودہ صورت ہے گورنر جنرل باجلاس کونسل ہی کرینگے۔ ہاں اس میں اس قدر تبدیلی ہوگی کہ وائسرائے کی کونسل میں بجائے ایک ہندوستانی کے دو ہندوستانی ممبر ہونگے اور جو حدود و قیود اس وقت ممبروں کے تقرر پر ہیں وہ دور کردی جائینگی +

وائسرائے کی مجلس قانونی۔

ایک مجلس قانونی مقرر ہوگی۔ جس کے اراکین یکصد ہونگے۔ جن میں دو تہائی تو منتخب شدہ ممبر ہونگے۔ اور ایک تہائی نامزدہ۔ مسلمانوں کے لئے قومی انتخاب بحال رہیگا۔ اور پنجاب میں سکھ قوم کے لئے بھی قومی انتخاب کا حق قائم کیا جائے گا۔

دوسرا ایوان جس کو کونسل آف سٹیٹ کے نام سے موسوم کیا جائیگا پچاس ممبروں پر مشتمل ہوگا۔ جن میں سے ۲۱ ممبر منتخب شدہ ہونگے (ان میں سے پندرہ پراونشل لیجس لیٹیو کونسلیں انتخاب کریں گی) اور ۲۹ ممبر نامزدہ ہونگے۔ جن میں سے ۲۵ سے زیادہ سرکاری ممبر ہو سکیں گے۔

طریق عمل

عام طور پر سرکاری بل سب سے پہلے مجلس قانونی میں پیش کئے جائیں گے۔ اور اس کے بعد کونسل آف سٹیٹ میں منتقل کئے جائینگے۔ ایوانوں کے ما بین اختلاف رائے کی صورت میں ان دونوں کا ایک مشترکہ اجلاس قائم کردیا جائیگا۔ یہی طریق عمل پرائیویٹ بل کی صورت میں اختیار کیا جاویگا۔ لیکن پرائیویٹ بل اس ایوان میں سب سے پہلے پیش کیا جائیگا جسکا محرک ممبر ہو۔ اور چونکہ یہ ضروری ہے کہ سلطنت معظمہ کا کام نہ رکے۔ اس لئے مجلس قانونی اگر کوئی ایسا قانون مسترد کردے۔ جس کو کونسل آف سٹیٹ منظور کر چکی ہو۔ اور جس کو گورنر جنرل باجلاس امن عامہ اور حفظ عامہ اور عمدہ گورنمنٹ کے لئے ضروری خیال کرتے ہوں تو گورنر جنرل کی تصدیق پر وہ قانون پاس سمجھا جائیگا۔ اسی طرح اگر مجلس قانونی کسی بل کے پیش ہونے کی اجازت نہ دے یا اس کو نامنظور کردے لیکن گورنر جنرل اس کو ضروری خیال فرمائیں۔ تو پھر وائسرائے کی اسی طرح کی تصدیق سے یہ بل کونسل آف سٹیٹ میں پیش کردیا جائے گا۔ اور اگر کونسل آف اسٹیٹ اس کو منظور کریگی تو یہ قانون منظور ہوگا۔

بجٹ مجلس قانونی میں پیش کیا جائیگا۔ اور وہ اس پر بحث کریگی۔ لیکن اس کے ریزولیوشنوں کی حیثیت محض مشورہ کی ہوگی۔ اور ان کی تعمیل لازمی نہ ہوگی۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ دونوں ایوانوں میں معاملات قانونی میں اتحاد اور تطبیق پیدا کی جائے۔ لیکن اس مقصد کو امن و حفظ عامہ اور عمدہ گورنمنٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے حاصل کرنے کے لئے یہ طریق ہی کارگر ہو سکتا ہے کہ کونسل آف سٹیٹ کے فیصلہ جات کو تفوق حاصل ہو۔

جیساکہ پراونشیل گورنمنٹوں کے متعلق بیان ہوچکا ہے مستقل کمیٹیاں انتظامی کونسل کے ساتھ کام کرنے کے لئے مقرر کی جائینگی۔ اور ان کا کام دس سال کے بعد وہی پارلیمنٹری کمیشن دیکھے گی۔ جس کا فرض ہوگا کہ صوبوں کے نظام عمل کے متعلق تحقیقات کرے۔

پریوی کونسل

اس کے علاوہ ہندوستان میں ایک پریوی کونسل کے قائم کرنے کی تجویز بھی کی گئی ہے جس کے ممبر صاحب اثر و امتیاز ہونگے۔ اور جو ملک کے ہر طبقہ سے منتخب کئے جائینگے۔ پریوی کونسل کا کام یہ ہوگا کہ وہ حسب الطلب حضور وائسرائے کو مشورہ دے۔

اس طریق عمل کو خوبی اور خوش اسلوبی سے

چلانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اُس نگرانی میں ایک حد تک کمی کیجائے۔ جو اس وقت انڈیا آفس یا وزیر ہند کی طرف سے حکومت ہند پر قایم ہے۔ اس لئے یہ تجویز کیجاتی ہے کہ پارلیمنٹ اور صاحب وزیر ہند کی نگرانی میں کچھ ترمیم ہونی چاہیے۔ اور ایک کمیٹی فوراً مقرر ہو۔ جو کونسل اف انڈیا کے نظام ترکیبی اور انڈیا آفس کے متعلق رپورٹ کرے۔ لیکن چونکہ پارلیمنٹ کی ذمہ داری بھی بحال رہیگی۔ اس لئے وزیر ہند کی تنخواہ ہوم گورنمنٹ کے بجٹ میں رکھی جانی چاہیے اور دیوان عام سے درخواست کیجائے کہ وہ ایک مستقل انتخابی کمیٹی مقرر کرے۔ جو اسے معاملات ہند کے متعلق مشورے دیتی رہے۔ جس کا اثر یہ ہوگا کہ پارلیمنٹ میں بھی ایک گروہ ایسے ممبران کا موجود رہیگا جنہوں نے معاملات و سیاسیات ہند کا بطور خاص مطالعہ کیا ہو۔

جو تجاویز اوپر بیان کیگئی ہیں وہ محض برطانوی ہندوستان پر اثر انداز ہوں گی۔ ہندوستان کا ایک تہائی رقبہ اور ایک خمس آبادی دیسی ریاستوں پر مشتمل ہے۔ اور یہ ریاستیں بھی برطانوی ہندوستان میں تبدیلیوں کے اثر سے محفوظ نہیں رہ سکتیں۔ علاوہ ازیں انگریزی علاقہ ہند اور ریاستوں میں اتحاد اغراض میں دن بدن ترقی ہے۔ اس لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ چیفس کانفرنس کو مستقل طور پر فرمانروایان ہند کی کونسل بنایا جائے۔ جس کا معمولاً سال بھر میں ایک اجلاس ہوا کریگا۔ اس کونسل کی ایک چھوٹی سی مستقل کمیٹی سوالات متعلقہ رسوم و رواج کا تصفیہ کیا کرے گی۔ ریاستوں کے باہمی تنازعات یا ایسے تنازعات جو ریاستوں اور گورنمنٹ کے درمیان ہوں ایک کمیشن کے سپرد کئے جائینگے۔ جس میں ایک سرکاری ممبر ہوگا جسکا مرتبہ ہائی کورٹ کے جج سے کم نہ ہوگا۔ اور دو ممبر اور ہوں گے جن کو فریقین نامزد کرینگے۔ یہ کمیشن ویسرائے کو امور متنازعہ میں مشورہ دیگی۔

والیان ریاست کی بدچلنی کے مقدمات بھی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن کے سپرد کئے جائینگے جن میں پانچ ممبر ہونگے۔ ان میں ہائی کورٹ کا ایک جج اور دو والیان ریاست شامل ہونگے۔ اور یہ کمیٹی ویسرائے کو ایسے معاملات میں مشورہ دیگی۔

تمام بڑی بڑی ریاستوں کا براہ راست حکومت ہند سے تعلق ہوگا۔ اور انتظام کیا جائے گا کہ مشترک معاملات پر کونسل آف سٹیٹ اور کونسل فرمانروایاں باہم ملکر غور کریں ؎

امپیریل گورنمنٹ نے جس پالیسی کا اظہار حکومت ہند کے متعلق کیا ہے اُس میں سب سے مہتم بالشان امر ان الفاظ میں ظاہر کیا ہے کہ ہندوستانیوں کو ہر ایک شعبہ انتظامیہ میں زیادہ دخل دیا جائے ؎ حکومت کے نظام ترکیبی کی خواہ کوئی سی صورت ہو۔ لیکن انتظام کا کل کام تربیت یافتہ عہدداروں کے ذریعہ سے ہونا چاہیے۔ اس لئے رپورٹ میں یہ تجویز پیش کیگئی ہے۔ کہ قوم و ملت کے تمام قیود و حدود کو توڑ دینا چاہیے اور سرکاری ملازمت کے ہر شعبہ کے لئے ہندوستان میں ہی بھرتی کیجاوے۔ اور ہندوستان میں مقرر شدہ عہدیداران کی تعداد کا تناسب مقرر کیا جائے اور تدریج بڑھتا رہے (چنانچہ سول سروس کے لئے تناسب فی صدی ۳۳ ہونا چاہیے۔ دس سال کے اختتام پر سارے مسئلے پر دوبارہ غور کی جائیگی) یہ بھی سفارش کی گئی ہے کہ تنخواہ کی شرح کو ترمیم کیا جائے۔ اور فوج میں ہندوستانیوں کو معقول تعداد میں کمیشنیں دی جاویں ؎

حقیقت میں ویسرائے اور وزیر ہند کی سفارشیں کا یہ منشا ہے کہ ہندوستانیوں کی تعلیم کا اہتمام خود ان کے ہاتھوں میں تدریج دیا جاوے۔ اور مقامی جماعتوں کی نگرانی عامہ کے ماتحت لوگوں کو معاملات کی تربیت دیجاوے۔ اور اس طرح مکمل حکومت خود اختیاری کے لئے زمین صاف کیجائے۔ رپورٹ میں ہر ایک صوبہ کے لئے حکومت خود اختیاری کے فوری قیام کی سفارش کی گئی ہے۔ جس میں بہت سے شعبہ ہائے انتظامیہ پر لوگوں کی نگرانی بھی ہوگی اور دوسرے شعبوں پر انکا اثر اور رسوخ بڑھ جائیگا۔ ان تجاویز میں یہ سفارش کی گئی ہے کہ مرکزی حکومت قائم کیجائے جو نیابتی ہو اور اپنے صوبہ کے لوگوں کے سامنے ذمہ دار ہو اور جس کی نیابتی حیثیت روز بروز بڑھتی جائے۔

ان سفارشوں میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ آئین انتظامیہ کے تقرر میں کل قومی رکاوٹوں کو دور کیا جاوے اور یہ بھی ظاہر کر دیا گیا ہے کہ ہندوستانیوں کو اپنے ملک میں بھرتی کر کے تمام قسم کی خدمات میں زیادہ موقعہ دینا چاہیے۔ نیز اس رپورٹ میں وہ طریق عمل تجویز کیا گیا ہے۔ جس سے ملک کے نظام میں لگاتار ترقی ہوتی رہے۔ یہاں تک کہ ملک میں پوری ذمہ دار سلف گورنمنٹ قائم ہو جائے ؎

حسب وعدہ اب یہ تجاویز رائے عامہ کے لئے شائع کیجاتی ہیں۔

ظاہر ہے کہ اتنی بڑی اہم رپورٹ کی تمام تجاویز کا مختصر خلاصہ بنانا تقریباً محال ہے۔ لیکن ہم نے اس رپورٹ کی خاص خاص باتوں کو اصولی رنگ میں مختصراً کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم اپنے ناظرین سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس اصل رپورٹ کو پڑھیں جو ایک مختصر کتاب کی شکل میں شائع کیگئی ہے۔ اور جس کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ اور جس کے آخر پر ایک نہایت عمدہ ملخص ہے۔ جس کے ساتھ مکمل تجاویز کے حوالے بھی لگا دیئے گئے ہیں۔



چوہڑی سکول جالندھر

مژدہ سلف سپورٹنگ کا عملی نتیجہ۔ اے امریکن پریسبیٹیرین مشن تو خوش ہو کہ تیری محنتوں کے پھلوں میں سے ایک پھل جالندھر کے علاقہ کے چوہڑی سکول ہی میں ظاہر ہوا ہے۔ وہ ایک ایسا پھل ہے سلف سپورٹ ہونے کا ایک عملی نتیجہ ہے۔ جس کے لئے مشنری صاحبان انجیل خادم اور انجیلی جماعتیں خداوند پر فخر کر سکتی ہیں۔ کہ اُس کی سلف سپورٹ ہونے والی آواز نے گاؤں کی مسیحی جماعتوں کو بیدار کیا ہوا ہے۔ اور یہ تحریک روح پاک کی ہے جس نے گاؤں کے اَن پڑھ اور غریب مسیحیوں کو سلف سپورٹ ہونے کی آواز سے موثر کر کے اپنے فرض کو محسوس کرنے اور اُس کے لئے تجاویز اور عمل کرنے کو تیار کیا ہے۔ اس علاقہ میں اس سکول کے قایم کرنے والے پادری ایف۔ جی۔ نیوٹن صاحب تھے۔ انہوں نے بڑی کوشش سے اس کی بنیاد رکھی۔ اگرچہ اس بنیاد کی چند اینٹیں جالندھر کے سابقہ مشنریوں نے لگائی ہوں۔ مگر تاہم اس کا ظہور صاحب مذکور کے ایام میں ہوا۔ اور انہوں نے اس کے انتظام قیام اور چلانے کی تجاویز نکالکر اس چوہڑی سکول کو زندگی دی۔ اب پادری یو۔ ایس۔ جی۔ جونس صاحب کے زمانہ میں خدا نے اس پودے کو سلف سپورٹ کا پھل لگایا۔ جو بڑا میٹھا اور پرلطف پھل ہے۔ اور مشنرں کے عین مدعا کے مطابق ہے۔ اس سکول کا اپنے خرچ پر چلایا جانا پچھلے سال شروع ہوا۔ اور اپنے ہی خرچ پر چلایا گیا۔ مگر اس سال قریب اس کا سارا خرچ علاقہ کے چندہ سے ہوا۔ مشن کا اس میں کچھ خرچ نہیں ہوا۔ ہاں پادری جونس صاحب نے بشمول پادری سکاٹیر صاحب اپنی گرہ سے مبلغ عہ۵ روپیہ عنایت فرمائے ہیں۔ جن کے لئے الوداعی والی رات کو سب چوہڑیوں نے اور کانندوں نے اُن کا شکریہ ادا کیا۔ اور نیز میم صاحبہ اور صاحب کا اُن کے اعلیٰ انتظام اور امن وچین اور خورد و نوش کے لئے بھی جو انہوں نے عنایت کیا شکریہ ادا کیا گیا۔ اس سال پچھلے سالوں سے چوہڑی بہت زیادہ تھے۔ قریب سارا وقت یعنے مورخہ ۲۱ جون ۱۹۱۸ء سے مورخہ یکم جولائی ۱۹۱۸ء تک ۲۳ چوہڑی حاضر رہے۔ بوجہ ضروری کام اکثر دوران سکول میں چوہڑی آتے اور جاتے رہے مگر تاہم سارے وقت کی اوسط حاضری ۳۰ کے قریب تھی اور اُس کا کل خرچ مبلغ عہ روپیہ کے قریب ہوا جو علاقہ کے چندہ سے کیا گیا۔ چونکہ جالندھر کا علاقہ سات چھوٹے حصوں پر بلحاظ سپرنٹنڈنٹی کے گویا تجویز کے تقسیم کیا ہوا ہے۔ اس لئے چوہڑی سکول کے آخری دن چوہڑیوں کی موجودگی میں ان سات سپرنٹنڈنٹوں نے چندہ وصول شدہ کی رپورٹیں سنائیں۔ اور یہ رپورٹیں محض فصلی چندہ کی ہی تھیں۔ اور انکا سنایا جانا بھی پچھلے سال کی چوہڑی کانفرنس کا ایک قرار یافتہ امر تھا۔ رپورٹیں مندرجہ ذیل ہیں۔

علاقہ نکودر پادری نیڈی داس صاحب فصلی چندہ ۳۰ روپیہ۔ علاقہ جالندھر چھاؤنی سردار بوٹا سنگھ صاحب ۵ روپیہ۔ مگر اُن کا دس ماہ کا چندہ چھاؤنی کی کلیسیا کو چھوڑ کر صرف علاقہ کا ۱۲/۱۳ ہے۔ علاقہ جالندھر مولوی جلال الدین صاحب ۔ مسٹر نکیوں علاقہ کپورتھلہ ۔ علاقہ مجوت سندر سنگھ ۳۰ روپیہ۔ علاقہ آدم پور مسٹر بی۔ ایل ادیک صاحب چندہ وچوہڑی ندارد۔ مسٹر گنگا رام صاحب سلطانپور چندہ ندارد و چوہڑی ندارد۔ چونکہ مسٹر مولوی اللہ کرم صاحب نے علاقہ سلطانپور میں ابھی کام شروع کیا ہے اور مسٹر بی۔ ایل ادیک صاحب نے بھی تقرری سے وہاں رونق افروزی کی ہوئی ہے۔ گرچہ علاقہ آدم پور میں کچھ عیسائی موجود ہیں۔ مگر تو بھی ان دونوں بھائیوں کی سب کاروائی منظور ہوئی اس امید پر کہ سال آئندہ کو دونوں صاحب چندہ سے اور چوہڑیوں سے اس سکول کی مدد کرینگے۔ اس سال چوہڑیوں کی تعلیم کے لئے ایک کتاب بنام خداوند یسوع مسیح کی زندگی کا احوال مقرر کی گئی۔ جو پادری جے۔ ایم کمنی صاحب کی تالیف شدہ ہے جو سپرنٹنڈنٹوں نے اپنی اپنی باری پر سکھائی۔ علاوہ ازیں دس حکم عقیدہ۔ دعائے ربانی اور عشاء ربانی بھی سکھلائی گئی ۲۳ چودھری جو سکول میں حاضر تھے۔ سوائے دو تین کے سب عقیدہ۔ دس حکم اور دعائے ربانی جانتے تھے خواندہ اشخاص کو اردو اور گورمکھی پڑھنا سکھایا گیا سبت کے دن پاک رسم منائی گئی۔ اور چار نئے بھائی بذریعہ علاقہ کی سیفن کے اس رسم میں شامل کئے گئے۔ ہر روز رات کو کانفرنس ہوتی تھی جس کے فیصلے تحریر میں لائے جاتے تھے۔ یہ کانفرنس ایسی نکمین اور عجیب تھی کہ ہر ایک چوہڑی آزادی کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کرتا اور فیصلہ کے لئے سوال پیش کرتا تھا۔ ان چوہڑیوں میں دو چوہڑی بڑے عقل اور دیانت پسند تھے۔ انہوں نے سب چوہڑیوں اور کانندوں کی رائے کے ساتھ مندرجہ ذیل ریزولیشن منظور کرائے۔ اور یہ چوہڑی ایک تو بھائی خیرا سکنہ مبعوال علاقہ نکودر اور دوسرا بھائی سندر سکنہ مجوت کپورتھلہ کے تھے۔ یہ ریزولیشنس بعد تحقیق اور بحث کے کثرت رائے سے پاس ہو کر منظور ہو گئے۔ اور چوہڑیوں نے اقرار کر کے تصدیق کئے اور سب نے اپنے انگوٹھے اور دستخط کر کے اُن کو پورا کرنے کا وعدہ کیا۔

(۱) عیسائی طریق پر نکاح کئے جاویں
(۲) گوت کی غلامی سے آزادی پا کر رشتہ ناطہ اس طرح سے کیا جاوے جو سب کے نزدیک پسندیدہ ہو
(۳) سگائی کے وقت مناو فریقین کے اپنے رجسٹر پر انگوٹھے لگوا لیوے - اور کہ دس برس کی عمر تک لڑکی کی سگائی کیجاوے -
(۴) شادی کے وقت سرکاری قانون کے مطابق لڑکا ۱۶ برس کا اور لڑکی ۱۳ برس کی ہو -
(۵) شادی میں برات کے لئے بیس آدمی تک آنے اور لے جانے چاہئیں -
(۶) جہاں تک ہو سکے قرض سے پرہیز کیا جاوے
(۷) چوہدری علاقہ جالندھر اس موقعہ پر اپنے **شاہنشاہ** کی مدد کے لئے چندہ اور بھرتی کے لئے آدمی دینے میں مدد کریں -

ان سب باتوں کو چوہدریوں نے ایسی خوشی سرگرمی اور غیرت سے منظور کیا کہ ہم سب حیران تھے کہ یہ آپس آج کو کہاں سے آگئیں - اگرچہ اس میں کچھ حصہ میم صاحبہ پادری صاحب اور کارندوں کا بھی تھا - مگر تو بھی چوہدریوں کا آپس میں بڑا حصہ تھا - دوران چوہدری سکول جالندھر کے نزدیک ایک گاؤں میں ایک شادی پرانی رسم پر ہوگئی - لڑکی کا باپ جو ایک چوہدری تھا - اور پچھلے سال اس سکول میں حاضر رہا اس نے شادی ہونے سے پہلے عیسائی نکاح کا ارادہ میں اور کارندوں سے کہا ہوا تھا - مگر رشتہ داروں کے رعب سے اور اثر سے اس نے پرانی ریت پر بیاہ کر دیا - جب چوہدریوں نے سنا - سب آگ بگولہ ہوگئے - اور ایک کمیٹی مقرر کی کہ اس گاؤں میں جا کر بعد دریافت اس بھائی کا حقہ پانی بند کیا جاوے - مگر سردار ٹپا سنگھ نے جو اس علاقہ کے ذمہ دار ہیں ذمہ لیا کہ وہ خود جا کر دریافت کریں - اگر ضرورت ہو تو کمیٹی جاوے -

راقعہ - آپ کا مسیحی بھائی بھولہ - کپورتھلہ -

سوامی نربھیانند جی بھارتی کی آرتی

تعریف ومدح سوامی جی مقصود نہیں ہے -
صرف عرض کرنا واقعی احوال ضروری -

مجھ جیسے گاؤں والے اکثر اپنی سیدھی سادی بولی میں یوں پکارتے ہیں کہ ایک نہ ایک دن گھورے کی بھی پھرتی ہے - تات پریہ یہ کہ کرپا سندھو بھگوان اپنے انگرہ سے ان پر بھی کرپا درشٹی کرتے رہتے ہیں جو ایک مدت سے گری ہوئی دشا اور حالت میں رہے ہوں - سدھانت یہ کہ منش کبھی نراس نہ ہو ہمارے گرو مہاراج نے اس سدھانت کے پرمان میں وہ درشٹانت کہا ہے - جس کا درشن مہاتما لوکانند نے ستسنگ سبھا میں کیا ہے کہ بدھوا آپس ادھر ادھر چار کرتا کے ستسنگ اپنی ونیہ نتیہ اور پریت دن لیجایا کرتی تھی اور یہ کہ اس نے تھوڑے سے دن اتنا کمائی کی - پرنتو اس کارن وہ نراش نہ ہوئی - پرنتو نتیہ اس کے ستسنگ گئی - انت یوں یہ ہوا کہ اس کی آتے دن کی چھیڑ چھاڑ اور ترٹ اتراسی کا یہ پھاڑ پڑا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ نتیہ آنے سے میرے منہ میں کالکھ لگا دے اور اس نے اس کی ونتی کو سنا - دھن ہے سوامی نربھیانند جی مہاراج دھن کہ ہماری اس چھیڑ چھاڑ کا یہ پرتی پھل ہوا کہ آپ اپنے ڈرامہ کا ریہرسل (Rehearsal) کر کے اپنا رنگ دکھانے پر آمادہ ہوئے - آشا ہے کہ اس رنگ میں بھنگ نہ ہونے پائے گی - کیا ہی اوتم شبھ لگن اور مہورت کی وہ گھڑی تھی جب آپ کی لیکھنی سے آتم سدھو کی امرت بانی - یہ دیکھو بھارتی کی مہمانی - کا پھڑکتا ہوا آرٹیکل لکھا - وشیش کر کے پریم پوجنیہ پر اتنا اچاریہ مہاتما جی کی آگیا نوسار آپ کا یہ پڑ گیا دینا کہ سیت کال اتسو اگر سمہ رتو میں لوٹیا یاترا کا پروگرام بنا کے نورافشاں دوارہ پرکاش کیا جاویگا - پرماتما کا کوٹان کوٹ دھن باد ہے کہ آپ کچھ کھیلے تو سہی - سچ میں تو ایسا انمان پڑنے لگا تھا کہ اب تو لیکھ روپی درشن ہی رہینگے - مایا روپی شریر کے درشن سے تو ہاتھ دھو بیٹھیں - پرنتو آپ کے اس لیکھ نے ترشاپ امنگیں جن پر پالا سا پڑ گیا تھا پھر ہری بھری کر دیں - اور ایک نئی سرے پھونک سی کر جیتی جان کر دیا - نشچے پورا تھا ہے کہ پرماتما وہ دن خیرہ لائے کہ بھارتی جی اپنی پڑ گیا بلا کسی روک ٹوک پوری کر سکیں - ذرا اپلک کے جگٹ سے کہیں سٹیج پر نرتیش نہ ہو جائیگا - پرنتو انتم ایک نویدن اور ونیہ اور ہے کہ جب مہاراج جب آپ اپنے آنند بھون میں ایشور یہ ست پد اپن کریں تو اس کو بھی یاد رکھیں - گرو مہاراج کی تائیں جب ہو دیا چھوڑ کے گاہیل کی اور جانے کا پروگرام بناؤ تو پار کر کے ان کی طرح سامریہ ضرور ہوتے جاؤ - جب بنگال اور پنجاب والوں کو ملاؤ تو یونیٹڈ پرونس اور ممالک متحدہ آگرہ کے استحاد کو ذرہ اندرا انداز نہ کیجیئگا - سامری جیسے گرے ہوؤں پر بھی ایک نظر سے دیکھ لینا اور گرو مہاراج کی طرح وہ دن ہمارے پاس بھی ایشر ام کھینچیگا - کہ ہم جیسے ادھم بھی جو نہ وید منتوں ہی میں گنے جانے کے قابل ہیں اور نہ منتروں شاستروں ہی کی عملیا رکھنے میں یم پ کے دشمنوں سے اپنے جیوں کو سپھل بنا سکیں - تامس تن کچھ سادھن ناہے پریت نہ پد سروج من ماہیں - پرنتو ہاں - ایک ہا



پھر بھی ہنستا بن سہ کر یا ملی نہیں سنتا۔ جو گھو بیر الو گرہ بجنا۔ تو تم سو ہی درشن بہت دینا۔"

آپ کا سیوک۔ بھارتی درشنا بھلاشی
آگرہ باشی

غور طلب مسئلہ

عزیز زمانہ اپنے آثار سے ظاہر کر رہا ہے اور یہ موجودہ جنگ وجدل ایک صریحاً ثبوت ہے۔ کہ ہمارے خداوند کا آنا نزدیک بلکہ دروازہ پر ہے۔ سو کیسی اشد ضرورت ہے کہ ہم بدل وجان اُس کی آمد کے منتظر رہیں۔ اور اپنے آپ کو اُس کی ملاقات کے لئے تیار کریں۔ بڑے ادب سے معروض ہے کہ ازراہ عنایت کوئی صاحب مندرجہ ذیل آیت پر روشنی ڈالیں۔

پڑھیں ۲ تسلنیقیوں ۲:۱ - ۷ تک

آیت ۷ کیونکہ بے دینی کا بھید تو اب بھی تاثیر کرتا جاتا ہے۔ مگر اب ایک **روکنے والا ہے** اور جب تک کہ وہ دور نہ کیا جاوے روکے رہیگا۔

یہ **روکنے والا** کون ہے؟ اور کس کو روکے ہوئے ہے۔

امید کیجاتی ہے کہ ضرور بضرور کوئی صاحب تکلیف گوارہ فرما کر اور بندہ کی عرض پر غور فرما کر اور اپنے خیالات کا اظہار کر کے نور افشاں کے ذریعہ جملہ ناظرین نور افشاں کے لئے رقم فرماوینگے۔ فقط

(ایک مسیحی)

ڈاکٹر برخوردار خاں صاحب مرحوم کے خطوط بنام واعظ

مرسلہ منجانب پادری آر۔ ایم۔ واعظ۔ منٹگمری۔

نمبر ۴ جیبہ۔ ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

واعظ صاحب

کل رات کو صبح کے تین بجے خواب میں آپ نے مجھے فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب اگر لوگ آپ کو پاگل کہیں تو آپ نے اُن کی بات کو سچ نہیں ماننا۔ کیونکہ پاگل کی باتوں پر ہنسی آتی ہوتی ہے۔ مجھے آپ کی باتوں پر ہنسی نہیں آتی۔

اس واسطے یہ خط آپ کو لکھتا ہوں۔

جناب مسٹر منشی واعظ رحمت مسیح صاحب

تسلیم۔ ۱- داؤد نے ساؤل بادشاہ کا داماد بننے کے واسطے اپنے سسر کو نامختون فلستیوں کی سو کھلڑیاں لادیں تھیں۔ (۱ سموایل ۱۸-۲۵)

آپ جو دعوے کرتے ہیں کہ میں آسمان و زمین کے بادشاہ کا　　ہوں فرمایئے

کہ آپ نے اپنے خدا باپ کو نامختونوں دلوں کی کتنے ہزار کھلڑیاں لادیں ہیں؟

واعظ صاحب اب تو آپ کو میری باتوں پر ہنسی آئیگی۔ نہیں ڈاکٹر صاحب ہنسی نہیں بلکہ رونا آتا ہے بغیر تو مروں اور مسیحی جماعت کی کھلڑیاں نکالنا بہت دور ہے میرے اپنے اور اپنے عزیز رشتہ داروں کے دل کا بھی تو ابھی تک ختنہ نہیں ہوا۔ شرمندہ ہوں۔

واعظ صاحب آپ ایماندار تو ہیں آپ مانتے ہیں کہ خدا سچا اور اپنے وعدوں میں وفادار ہے جیسے مانگیں تو دیا جائیگا۔ جب آپ کے عزیزوں اور جماعت کے دل کا ختنہ ہو جاوے گا تو مجھے ضرور لکھنا۔ آؤ بھائی میرے ساتھ خوشی مناؤ"

میری بھیڑ کھوگئی تھی اب مل گئی ہے۔ میرا اندا کھوگیا تھا اب مل گیا ہے۔

آپ کا سچا دوست۔ برخوردار خاں۔

نمبر ۵ جیبہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

پیارے بھائی واعظ صاحب سلامت

تسلیم آپکا خط ملا میں نے غصہ میں اُس کو پھاڑ کے انگیٹھی میں جلا دیا۔ آپ وجہ پوچھیں گے۔ وجہ تو عقلمندوں کے پاس ہوتی۔ اگر میں وجہ کے ساتھ کام کرنے والا ہوتا تو لوگ مجھے پاگل نہ کہتے۔

مگر میں امید کرتا ہوں کہ چونکہ آپ عقلمند مشنری ہیں بدی کے عوض بدی نہیں کرینگے۔ میرے خط کو پھاڑ کر نہیں جلا دینگے۔ بلکہ تعویذ کی طرح صندوق میں بند کر کے رکھیں گے۔ اور جب ملاقات ہوگی مجھ کو میری غلطیوں سے آگاہ کر دینگے۔

لوگ مجھے چھیڑتے ہیں کہ تو مر جائیگا میں کہتا ہوں آسمان اور زمین ٹل جائیں گے۔ مگر خدا کا کلام کبھی نہیں ٹلیگا۔ اس میں لکھا ہے میں اُسے عمر کی درازی سے سیر کرونگا۔ اور اپنی نجات اُسے دکھاؤنگا (۹۱ زبور ۱۶) خدا نے یہ وعدہ اور وفاداری بھلا دیگا کبھی نہیں بلکہ وہ کریم و رحیم اور سچا ہے۔ اس لئے میں نہ مرونگا بلکہ جیونگا اور خدا کے کام بیان کرونگا۔ (۱۱۸ زبور ۷ آیت)

کوئی کاشتکار اپنے کام کے بیل کی موت نہیں چاہتا۔ خدا ایسا بیوقوف نہیں کہ اپنے کھیت کے مزدور کو مار ڈالے۔ بلکہ فرمان ہے کہ کھیت کے مالک کی منت کرو کہ اور مزدور بھیجے۔ کیونکہ پکا ہوا کھیت تیار ہے پر مزدور تھوڑے ہے۔

میں کیوں ناامید ہو جاؤں اور کافر ہو کر مروں۔ مسیح نے فرمایا ہے جو مجھ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ ابد تک کبھی نہیں مریگا۔ (یوحنا ۱۱: ۲۵)

خدا نے ابراہام کو کہا تھا کہ تو صحیح سلامت اپنے باپ دادوں میں جا ملیگا۔ اور خوب بڈھا ہو کر گاڑا جائیگا۔ (پیدائش ۱۵ باب ۱۵ آیت)

خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ تو اپنے بچوں کے

بچے دیکھیگا (زبور ۱۲۸)

ابرہام نے اپنے پوتوں عیسو اور یعقوب کو سولہ برس تک خدا کی محبت کی تعلیم دی تھی۔

میں نے ترابھی تک اپنے پوتوں پوتیوں۔ دونوں دوتیوں کو بائیبل پڑھا کر اُن کے دلوں میں محبت بھری ہی نہیں۔ اور اُن کو خادم الدین بنایا بھی نہیں۔ بھر واعظ صاحب میں کس طرح مرسکتاہوں

یشوع نے سورج کو کہا تھا اے سورج جبعون پر ٹھہرا رہ۔ اور اے مہتاب تو بھی وادی ایلون کے درمیان جبتک کہ میں اموریوں کے ملک کو بنی اسرائیل کی میراث نہ کردوں۔ (یشوع۔ باب ۱۲ و ۱۳ آیت)

مسیح نے آسمان کی بادشاہت کی کنجیاں عیسائیوں کو بھی تو دی ہوئی ہیں (متی ۱۶ باب ۱۹ آیت) کیوں نہ میں موت سے کہوں اے میرے جسم کی موت تو مجھ سے دور ٹھہری رہ جب تک کہ میں اپنے پوتوں پوتیوں۔ دوتوں دوتیوں اور دیگر عزیز رشتہ داروں دوستوں کو خدا اور اُس کی محبت اور بادشاہت میں میراث نہ دلادوں

آمین۔ اب جب ختم پہ آپ کو اپنی محبت کا بوسہ دینے لگا تو میں نے خیال کیا کہ آپ ایک چھوٹے بچے ہی ہیں جس کو گود میں بٹھا کر چھاتی سے لگا کر چوموں

مجھے یاد نہ رہا کہ آپ تو خود داڑھی مونچھوں والے باپ ہیں۔ بے ادبی معاف کریں۔

میں ہوں آپ کا سچا دوست۔ برخوردار خاں۔

ضرورت ۲/

مشن ہائی سکول ڈسکہ کے لئے ایک مسیحی گریجوایٹ بعہدہ ہیڈ ماسٹری درکار ہے۔ مشاہرہ بی اے بی ٹی کے لئے ایک سو بیس روپے سے ایک سو پچاس روپیہ ماہوار ۱۳۰ مضبوط جسمانی صحت اور سابقہ تجربہ لازمی ہے۔ درخواستیں بہت جلد بمعہ نقول سندات بھیجیں۔

منیجر مشن ہائی سکول ڈسکہ پنجاب

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور کمیل بنانیکی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۸ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیرنگرانی کردی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم وتربیت کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے خرچ خوراک ماہوار فی طالب علم للعہ فیس جماعت ماہوار فی طالب علم ۳ سرکاری شرح متفرقات قیمت کتب و سٹیشنری علاوہ حصہ ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم مشن سکول میں داخل ہوتے ہیں سکول ہذا میں ہرقسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن کشیدہ کاری کرول کریم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں۔ کروکونزل فی عہ سے صعہ تک جن کشیدہ عہ سے الہ تک مزید حالات بذریعہ خط وکتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہوسکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پُرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجاگھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیمیافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ
ضلع گورداسپور

باغ عدل

ایڈیٹر مسز کیلب

چندہ سالانہ مع محصول ڈاک یا نہ یاد رہے کہ چھاپایان ایک تیہ جھیجیں جاویں نرغم ہوگا۔

فی کاپی سر المشتہر ای ایم ویری ڈی ڈی لودیانہ

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں ہرقسم کی دینی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو پنجابی زبانوں میں ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی نیز فارن سائٹی کی طرف سے شائع ہوتی ہیں فہرست کتب کے لئے درخواست بھیجیں

منیجر پادری ای ایم ویری صاحب لودیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن انڈیا کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تخواہ خریداران ہر سے ایکر عہ روپیہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی تیجو جسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک	عہ
ہندوستان و پنجاب سے مع " "	ے
غیر ممالک سے " "	۱۲

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا ⅛ حصہ	۸ر	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	صہ
پورا کالم	عہ	صعہ	سہ
پورا صفحہ	صہ	صعہ	اصہ

* ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائے گا۔

شرط یہ کہ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ایم اے ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلی مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واٹلی برادرز نے چھپا